حاجی رفیق غلام ربانی
امیر مجلسِ احرار اسلام، تلہ گنگ

کپتان غلام محمد رحمہ اللہ

چکڑالہ، ضلع میانوالی کا مردم خیز خطہ، جس نے مولانا اللہ یار خان اور قادیان میں مجلس احرار اسلام کے پہلے مبلغ مولانا عنایت اللہ چشتی رحمہم اللہ جیسے عظیم سپوتوں کو جنم دیا۔ انہی میں ایک مرد مجاہد کپتان غلام محمد تھے۔ ایک محنت کش گھرانے میں پیدا ہوئے۔ جن کی ستر سالہ زندگی مجلس احرار اسلام، تحریک آزادی، تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس صحابہ واھل بیت کے لئے وقف رہی۔ اور آخری سانس تک اسلام کی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اوائل عمر میں مولانا محمد گل شیر شہید کی تربیت میسر آگئی۔ مولانا کے جلسوں میں صوفی عبدالرحیم اور غلام محمد ہاشمی کی رفاقت میں شریک ہوتے۔ تینوں مل کر کام کرتے۔ تقریباً ہر جلسہ میں نعت پڑھتے اسی علاقہ میں کسی بھی جلسہ میں نعت خوانی کےلئے کپتان مرحوم لازمی ہوگئے تھے۔ ۱۹۴۷ء تک جنگ آزادی میں درویشانہ حصہ لیا۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد استحکام پاکستان۔ تحفظ ختم نبوت۔ تحفظ ناموس صحابہؓ واھل بیت رسول ﷺ کے لئے صعوبتیں برداشت کیں۔ کبھی کسی سے سودے بازی نہیں کی۔ مجلس احرار اسلام میں شامل ہوئے تو پھر مرتے دم تک کسی دوسری سیاسی جماعت میں شامل نہیں ہوئے۔ ان کی تمام زندگی مجلس احرار اسلام اور تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر پھیلی ہوئی ہے۔ وہ رزق حلال کمانے والا ایک مزدور تھا، انتھک تھا، مخلص اور وفادار تھا۔ مجھے ان سے نصف صدی کی رفاقت حاصل تھی۔ وہ دنیا سے رخصت ہوئے تو بے شمار یادیں جو میرے حافظہ میں تھیں آنکھوں کے سامنے آگئیں۔

۱۔ پہلے پہل جب نواب کالا باغ نے احرار کارکنوں کو تنگ کرنا شروع کیا۔ اور حکومت نے مجلس احرار اسلام کے محبوب رہنما مولانا محمد گل شیر شہید کا داخلہ میانوالی میں بند کر دیا۔ تو کپتان غلام محمد نے غلام محمد ہاشمی۔ ڈاکٹر غلام حیدر آف کالا باغ کے ساتھ مل کر تحریک چلائی یہ آپ کا ابتدائی دور تھا۔ مئی ۱۹۴۴ء میں مولانا محمد گل شیر خان کو شہید کرا دیا گیا۔ پورے ملک میں شہید کانفرنسیں ہوئیں۔ اور کالا باغ سے کافی لوگوں نے ہجرت اختیار کی۔ اور ۱۹۴۷ء تک پوری استقامت سے کام جاری رکھا۔

۲۔ کپتان کا لقب:

ایک دفعہ چکڑالہ میں جلسہ کا اعلان ہوا تو ڈی ایس پی حکم لیکر آئے کہ جلسہ نہیں ہو گا حکومت نے پابندی لگا دی ہے کپتان صاحب نے کہا کہ تم حکومت کے پیٹی والے کپتان ہو اور میں مجلس احرار اسلام کا بغیر پیٹی کے کپتان ہوں۔ میں اعلان کرتا ہوں جلسہ ہو گا۔ چنانچہ جلسہ ہوا۔ تب کپتان، غلام محمد کپتان کے نام سے مشہور ہوئے۔ ایک دفعہ حضرت امیر شریعت علیل ہوگئے۔ اور کپتان صاحب ملتان میں آپکی تیمارداری کےلئے گئے

مگر ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت کے تبلیغی کاموں میں بھی حصہ لیتے رہے۔ انہی ایام میں مرزائیوں نے جابہ ضلع سرگودھا کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا تو راقم الحروف نے حضرت امیر شریعت کو خط لکھا کہ یہاں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے پیش نظر تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے۔ چنانچہ آپ نے حکم دیا۔ کہ جابہ میں فوراً کانفرنس منعقد کی جائے۔ جابہ میں پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور حکومت کی پابندیوں سختیوں کے باوجود کامیاب رہی ایک مرزائی مسلمان ہوا۔ کپتان صاحب چکڑالہ سے اور میں تلہ گنگ سے رضاکاروں کے ساتھ آئے اور اٹھارہ سال تک کانفرنس کو کامیابی سے منعقد کیا۔ مرزائی وہاں سے بھاگ گئے اور انکا بنایا ہوا "نخلہ" برباد ہو گیا اب جابہ میں برلب سڑک مسجد ختم نبوت بنی ہوئی ہے اور مدرسہ بھی کام کر رہا ہے۔ ۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں بھی کپتان نے سرگرم حصہ لیا اور کافی عرصہ کیمبل پور جیل میں گزارا ۶۹ء میں آپکی کوشش سے ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن شاہ صاحب بخاری، مولانا محمد اسحاق سلیمی اور دیگر اکابر احرار نے اٹک، تلہ گنگ، میانوالی، چکوال کے بتیس گاؤں کا دورہ کیا۔ اسی دوران کپتان صاحب کو علم ہوا پچنند تحصیل تلہ گنگ میں مرزائیوں نے زور پکڑ رکھا ہے۔ وہاں جلسہ کیا جائے اور مسلمانوں کو قادیانیوں کے عقائد سے آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ جلسہ کا اعلان کر دیا گیا۔ قادیانیوں نے چیلنج کیا کہ ہم نے سٹین گنیں فٹ کر رکھی ہیں جو بھی آیا بھون کر رکھ دیں گے۔ چنانچہ کپتان صاحب تین بسیں چکڑالہ اور دو بسیں تلہ گنگ سے رضاکاروں کی بھر کر لائے اور نعرہ تکبیر اور ختم نبوت کے نعرے لگاتے ہوئے پچنند میں داخل ہوئے اور بھرپور جلسہ کیا ابن شریعت سید عطاء المحسن بخاری نے زور دار خطاب فرمایا کپتان مرحوم نے اس موقع پر قادیانیوں کو للکارتے ہوئے کہا۔ اگر جرأت ہے تو آؤ اپنے مذہب کی سچائی بیان کرو میں شام تک یہاں رہوں گا۔ اگر تم میں کوئی باہمت ہے تو آؤ بات کرو، حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں۔ چنانچہ نماز عصر کے بعد تمام رضاکار اپنے گھروں کو لوٹے اور کسی کو ان کے سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی پھر مسلسل پانچ سال تک وہاں سالانہ جلسہ ہوتا رہا۔ سید عطاء المحسن بخاری اور دیگر علماء باقاعدگی سے جاتے رہے۔ پاکستان معرض وجود میں آنے کے بعد مجلس احرار اسلام نے سیاست سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے اپنی توجہ صرف تبلیغی سرگرمیوں خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ پر مرکوز کر دی۔ تو اس میدان میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ سیاست سے کنارہ کشی کا فیصلہ ۱۹۴۹ء میں ہوا اور ۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت برپا کر دی احرار کو حکومت نے خلاف قانون قرار دے دیا تو ۱۹۵۴ء میں سابقہ شعبۂ تبلیغ کو بحال کر کے مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے کام کیا گیا۔ جو احرار ہی کا دوسرا نام تھا۔ احرار کارکنوں نے اس دور میں بڑا کام کیا۔ میانوالی۔ سرگودھا۔ اور اٹک کے اضلاع کے بہت سے مقامات پر مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمہ اللہ اور دیگر رہنماؤں کے پروگرام رکھے اور دور دراز علاقوں میں میں تحفظ ختم نبوت کی شاخیں قائم کیں۔ اپنے شہر چکڑالہ، ٹھمے والی، سال میں تین چار تبلیغی جلسے کراتے اور بڑے بڑے علمائے کرام خطاب فرماتے۔ مجلس احرار اسلام کی سولہ سال کی جبری بندش کے دوران تحفظ ختم نبوت میں ہی خدمات انجام دیں کافی عرصہ تک چکوال میں قاضی، مظہر حسین کے جلسوں میں

شریک رہے۔
کپتان صاحب ۱۲ ربیع الاول کو مسجد احرار ربوہ میں سالانہ سیرت کانفرنس میں باقاعدگی سے شریک ہوتے، رضاکاروں کی بس بھر کر لاتے اسی طرح مارچ کی شہداء ختم نبوت کانفرنس ربوہ میں بھی شریک ہوتے۔ آپ تحریک آزادی، تحریک تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس صحابہ واہل بیت۔ و ازواج مطہرات میں بھرپور حصہ لیااور تمام عمر اسی مشن میں کھپا دی۔ مارچ ۱۹۹۶ء میں شہدائے ختم نبوت کانفرنس ربوہ میں شرکت کے بعد ملتان میں سید کفیل بخاری کے دعوت ولیمہ میں شریک ہوئے اور دار بنی ہاشم میں نماز جمعہ کے موقع پر ہدیہ نعت پیش کیا۔ اور واپس گھر آئے تواور ۱۱ ذوالحجہ کو اچانک طبیعت ناساز ہوئی اور اللہ کو پیارے ہوگئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

وہ زبان جو حق کے لئے واہوتی تھی ہمیشہ کے لئے بند ہو گئی۔ وہ زبان جس نے ستر سال تک اسلام، تحفظ ختم نبوت اور مجلس احرار اسلام کےلئے آواز بلند کرتی رہی آج گنگ ہو گئی۔ آپ کی نماز جنازہ ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ صاحب بخاری نے پڑھائی۔ وہ ربوہ سے چکڑالہ پہنچے تھے۔ تلہ گنگ اور گردو نواح کے سینکڑوں دینی کارکنوں اوراحرار رضاکاروں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ چکڑالہ کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ نہیں ہوا۔ لوگ کپتان مرحوم سے بے پناہ محبت کرتے تھے، کپتان دین کا سپاہی تھا۔ احرار کی علامت تھا، گل شیر اور امیرِ شریعت کی نشانی تھا، بالآخر آہوں اور سسکیوں کے ساتھ انہیں سپردِ خاک کردیا گیا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

* *

(بقیہ اداریہ)

قانونِ توہین رسالت کے سلسلہ میں امریکی دباؤ کو مسترد کرتے ہوئے حکومت معذرت خواہانہ رویہ ترک کرے۔
مجلسِ عمل کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی امارت میں تحریکِ تحفظِ ختم نبوت جاری ہے تمام دینی جماعتیں اپنے اگلے مرحلے میں نئی حکمتِ عملی طے کریں گی۔ ہم حکومت کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ مجلسِ عمل کے مطالبات تسلیم کرتے ہوئے دانشمندی کا ثبوت دے ورنہ اس سیلاب کے آگے بند باندھنا حکومت کے بس میں نہیں رہے گا۔ (ان شاءاللہ)

عظیم مجاہد آزادی — فدائے احرار

مولانا محمد گل شیر شہید

سوانح و افکار و خدمات

صفحات ۴۰۴

مؤلف: محمد عمر فاروق

قیمت: ۱۵۰ روپے

بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان: فون: ۵۱۱۹۶۱